السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری والدہ نصرانی تھی ۔ اور تقریباً سولہ برس سے وہ مسلمان ہوچکی ہے لیکن اس کا سارا خاندان ابھی تک نصرانیت پر قائم ہے اور میں فی الحال ان کے ساتھ رہائش پذیر ہوں جہاں پر میرا ماموں بھی اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہائش پذیر ہے یعنی اسی گھر میں جس میں رہتی ہوں ۔ میں نے اپنے سہیلیوں سے اس کا ذکر کیا توان کا کہنا تھا کہ اس کی موجودگی میں مجھے پردہ کرنا چاہیے لیکن میں ان کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتی کیونکہ وہ میرا محرم ہے خواہ وہ نصرانیت پر ہی قائم ہو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کا ماموں آپ کا محرم ہے اس بنا پر آپ کے لیے جائز ہے کہ اس سے پردہ نہ کریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے عورتوں کو ان کے کافر رشتہ داروں سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہو ۔ لیکن علمائے کرام نے یہ شرط لگائی ہے کہ جس سے عورت پردہ نہ کرتی ہو اس کا امین ہونا ضروری ہے اور یہ شرط عام ہے خواہ وہ رشتہ دار مسلمان ہو یا کافر ۔ نیز اہل علم نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر اس کا محرم امین نہ ہو مثلاً وہ اس عورت کی صفات کسی دوسرے شخص سے بیان کرے یا اس کے دیکھنے سے کسی قسم کے فتنے کا ڈر ہو تو پھر اس سے بھی پردہ کیا جائے گا خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ۔

امام احمد رحمة اللہ علیہ کے تفردات میں یہ بھی ہے کہ :

انہوں نے مسلمان عورت کے ساتھ سفر میں محرم کے مسلمان ہونے کی شرط لگائی ہے لیکن ان کے بعض اصحاب نے اس مسئلے میں ان کی موافقت نہیں کی ۔ سفر میں مسلمان عورت کے ساتھ کافر محرم کی ممانعت کا سبب یہ ہے کہ وہ امین نہیں ہے اور خاص کر جب وہ مجوسی ہو ۔ امام محمد رحمة اللہ علیہ نے یہ ذکر کیا ہے کہ مجوسی اپنی والدہ کا بھی محرم نہیں کیونکہ وہ اس سے ہم بستری کو جائز سمجھتا ہے ۔

اور بعض حنابلہ کا کہنا ہے :

ممکن ہے یہودی یا عیسائی رشتہ دار اسے فروخت کردے یا پھر اسے قتل کردے ۔ لیکن جب ہم اس علت کو پیش نظر رکھیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ علت تو بعض فاسق قسم کے مسلمانوں پر بھی منطبق ہوتی ہے ۔ لہذا اس کا کافر ہونا محرم ہونے میں رکاوٹ نہیں البتہ امانت دار ہونا بہر حال ضروری ہے ۔

اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے کہ آیا کافرہ عورت کسی مسلمان عورت کو دیکھ سکتی ہے یا نہیں ؟ تو زیادہ راجح بات یہ ہے کہ ایسی عورت سے پردہ نہ کرنا درست ہے جس سے یہ خدشہ نہ ہو کہ وہ اس کی صفات کسی اور کو بتائے گی چاہے وہ مسلمان ہو یا کافرہ ۔

شیخ ابن عثیمین رحمة اللہ علیہ سے یہ سوال کیا گیا :

کیا مسلمان عورت کے لیے کسی کافر عورت کے سامنے اپنے بال ننگے کرنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ عورت اپنے عزیز واقارب مردوں کے سامنے اس کی صفات بیان کریں گی اور وہ سب غیر مسلم ہیں ؟

توشیخ نے جواب دیا :

یہ معاملہ مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں علمائے کرام کے اختلاف پر مبنی ہے :

"اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زیب وزینت کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کی پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہوجائے ۔ اے مسلمانو! تم سب اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ کروتاکہ تم نجات اور کامیابی حاصل کرو ۔ "النور۔ 31۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان اَوْ نِسَآئِہِنَّ کی ضمیر میں علمائے کرام کا اختلاف ہے ۔ کچھ تو یہ کہتے ہیں کہ اس سے عمومی جنس عورت مراد ہے اور کچھ کا کہنا ہے کہ اسے صرف مومن عورتیں ہی مراد ہیں ۔ پہلے قول کی بنا پر عورت کے لیے غیر مسلم کے سامنے اپنے بال ننگے رکھنا جائز ہے اور دوسرے قول کی بنا پر جائز نہیں ۔

ہم پہلی رائے کی طرف ہی مائل ہیں اور یہی اقرب معلوم ہوتی ہے اسلیے کہ عورت عورت کے ساتھ ہے ۔ جس میں مسلم اور غیر مسلم کا فرق نہیں اور یہ اجازت اس وقت ہے جب کوئی فتنہ نہ ہو لیکن اگر فتنے کا خدشہ ہو مثلاً اگر عورت اپنے عزیز واقارب مردوں کو اس کی صفات بیان کرے گی تو اس وقت فتنے سے بچنا ضروری ہے اس لیے ایسی صورت میں کسی بھی مسلمان عورت کو اپنے جسم کا کوئی بھی حصہ مثلاً ٹانگیں یا بال وغیرہ کچھ بھی کسی عورت کے سامنے ظاہر نہیں کرنے چاہیں خواہ وہ مسلمان ہو یا کافرہ ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص170

محدث فتویٰ